صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 03 دسمبر 2010ء بمطابق 26 ذوالحجہ 1431 ہجری سہ پہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ ٱلۡمَوۡتِ‌ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ أُجُورَكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ‌ۖ فَمَن زُحۡزِحَ عَنِ ٱلنَّارِ وَأُدۡخِلَ ٱلۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ‌ۗ وَمَا ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَآ إِلَّا مَتَـٰعُ ٱلۡغُرُورِ O لَتُبۡلَوُنَّ فِىٓ أَمۡوَٲلِكُمۡ وَأَنفُسِكُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَـٰبَ مِن قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشۡرَكُوٓاْ أَذً۬ى كَثِيرً۬ا‌ۚ وَإِن تَصۡبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَٲلِكَ مِنۡ عَزۡمِ ٱلۡأُمُورِ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ‌ۗ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ): ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو پوری پاداش تمھاری قیامت ہی کے روز ملے گی تو جو شخص دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو پورا کامیاب وہ ہوا۔ اور دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں مگر صرف دھوکے کا سودا ہے۔ البتہ آگے اور آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں میں اور اپنی جانوں میں اور البتہ آگے کو اور سنو گے بہت سی باتیں دل آزاری کی ان لوگوں سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں اور ان لوگوں سے جو کہ مشرک ہیں اور اگر صبر کرو گے اور پرہیز رکھو گے تو یہ تاکیدی احکام میں سے ہے۔

و آخِرُ الدَعَوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پہلے یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے، جنہوں نے چھٹی مانگی ہے، یہ ہاؤس کی کارروائی تھوڑی سی 'کمپلیٹ' ہو جائے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! دعائے مغفرت کیلئے گزارش ہے۔

جناب سپیکر: ہاں کرتے ہیں، بالکل بالکل۔ بالکل جی، بالکل کرتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب وجیہہ الزمان خان، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب ڈاکٹر اقبال دین صاحب، محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ، جناب وقار احمد خان صاحب اور جاوید اقبال خان ترکئی صاحب نے 03-12-2010 جبکہ جناب ڈاکٹر حیدر علی خان نے پورے اجلاس کیلئے رخصت طلب کی ہے تو

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Ghanidad Khan;
2. Major (Rtd) Baseer Ahmad Khattak;
3. Mr. Wajeeh-uz-Zaman Khan; and
4. Mr. Muhammad Javed Abbasi.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, Deputy Speaker:

1. Mr. Israrullah Khan Gandapur;
2. Mufti Kifayatullah;

3. Mr. Muhammad Zamin Khan;
4. Mr. Ghanidad Khan;
5. Ms. Shazia Aurangzeb Khan; and
6. Ms. Sajida Tabbasum Bibi.

دعائے مغفرت

جناب سپیکر: تمام معزز اراکین! آپ سب کو بخوبی علم ہے کہ ہمارے دو انتہائی معزز ممبران صاحبان، جناب گلستان خان بیٹنی صاحب اور جناب محمد ظاہر شاہ خان ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ آج کا دن ان کو خراج عقیدت پیش کرنے اور ان کیلئے اجتماعی دعائے مغفرت کیلئے مختص کیا گیا ہے، لہذا جو معزز رکن اس میں حصہ لینا چاہتا ہے، وہ مختصر اور خوبصورت الفاظ میں اپنا اظہار فرمائیں تاکہ جملہ معزز اراکین کو ان بھائیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے بولنے کا موقع مل سکے۔ پہلے دعا، دعا۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! منور خان کے بھائی کبیر خان بھی فوت ہوئے ہیں تو ان کیلئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: بہت ضروری ہے۔ جناب کبیر خان، بالکل جی بالکل۔ جی مفتی جانان صاحب! خوږه غوندے دعا د دے ورونړو د پاره اوکړئ جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

سابقہ اراکین اسمبلی، حاجی گلستان خان (مرحوم) اور جناب محمد ظاہر شاہ خان (مرحوم) کو خراج عقیدت

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں آپکا کہ آپ نے مجھے کچھ تعزیتی کلمات کیلئے اجازت دی۔ جناب سپیکر، حاجی ظاہر شاہ صاحب (مرحوم) اور گلستان خان، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، میں ذرا حاجی ظاہر شاہ صاحب کے بارے میں پہلے دو چار کلمات کہوں گا جی۔ جناب سپیکر، وہ چار دفعہ اس اسمبلی کے ممبر 'الیکٹ' ہوئے، وہ انتہائی مخلص، بااخلاق، باجرات اور بااصول پارلیمنٹرین تھے، انکا اپنے حلقے اور اپنے عوام سے ہمیشہ رابطہ رہتا تھا، وہ ہمیشہ اپنے عوام کے ترقیاتی کاموں کیلئے کوشاں رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انکے حلقے میں ریکارڈ ترقیاتی کام ہوئے۔ وہ انتہائی مخلص انسان تھے اور وہ ایک اچھے پارلیمنٹرین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پکے اور سچے مسلمان تھے، وہ صوم و صلواۃ کے پابند تھے، وہ

باجماعت نماز کے عادی تھے، انہوں نے اللہ کی راہ میں چار ماہ تبلیغ میں لگائے اور یہی نہیں، وہ اسکے ساتھ ساتھ سوشل ورکر بھی تھے۔ مہاجر پٹھان اور مہاجر سندھی کا جو ایشو کراچی میں پیدا ہوا، اس وقت یہ وہاں دو دفعہ 'الیکٹ' ہوئے تھے، وہاں اس سیٹ سے کونسلر تھے۔ وہاں یہ امن کمیٹی کے چیئرمین تھے اور ان کا وہاں امن میں انتہائی اہم رول تھا، امن قائم کرنے میں انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر بھی، وہاں لوگوں پر گولیاں برس رہی تھیں اور یہ دوسروں کے کیمپوں میں جاتے اور ان سے کہتے کہ آپ مسلمان بھائی ہیں، کیوں پٹھان اور مہاجر اور اس طرح سے مہاجر، سندھی آپس میں، انہیں اس پر حسن کارکردگی کا ایوارڈ بھی ملا تھا، وہ ایک انتہائی اہم شخصیت تھے۔ جب میں ان کے جنازے میں گیا، چونکہ میں راستے پر تھا، واپس آ رہا تھا کہ مجھے اطلاع ملی تو میں سیدھا ان کے گاؤں چلا گیا تو وہاں ان کے لوگ یعنی میلوں کے حساب سے لوگ، چونکہ خدمت گار تھے اپنے لوگوں کے تو ان کیلئے اتنے زیادہ لوگ روڈوں پر اور اس جگہ پر جہاں جنازہ گاہ تھی، اتنے زیادہ تھے کہ وہاں لوگ جنازہ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ پھر جب ہم سوم میں گئے تو سوم میں بھی اتنی زیادہ رش تھی، تو یہ ایک اچھے مسلمان، ایک اچھے انسان اور ایک اچھے پارلیمنٹرین کی نشانی ہے کہ جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو لوگ اسے اظہار عقیدت پیش کرتے ہیں۔ یہ اس کیلئے ایک اچھی جیت تھی، اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے اور ساتھ ہی جناب سپیکر، یہ گلستان خان میرا دوست تھا، کنٹریکٹر تھا، ان کو میں بہت عرصہ پہلے سے جانتا تھا، بڑا مخلص اور بڑا اچھا انسان تھا، بڑا ملنسار تھا، دوسروں کو عزت دینے والا تھا اور اسکی بھی وفات ہو گئی جی، اس پر بھی انتہائی دکھ ہوا۔ میری اب گزارش یہ ہے آپ سے کہ یہ جو ہمارے لوگ 'الیکٹ' ہوتے ہیں، یہ پانچ سال کے عرصے کیلئے آتے ہیں اور جو اس کے Opponents ہوتے ہیں، جو سیکنڈ آتا ہے جس کا جس پارٹی سے بھی تعلق ہوتا ہے، اس کا بھی یہ خیال ہوتا ہے کہ اب اس نے اس سیٹ پر رہنا ہے لیکن Mishap ہو جاتا ہے۔ بہت سارے لوگ اور بھائی ہمارے، جب بھی سیشن ہوا ہے تو ہم نے کسی نہ کسی دوست کو Miss کیا ہے۔ ہم نے دکھ دیکھے ہیں، اس اسمبلی میں بہت زیادہ دکھ ہم نے دیکھے ہیں، دہشت گردی دیکھی، سیلاب دیکھا، ہم نے زلزلہ دیکھا، اسکے بعد بہت زیادہ بھائی ہم سے جدا ہو گئے لیکن اس میں جی، یہ ایک روایت جس کی میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی، مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ میرے اپنے گھر کیلئے بھی آئے گی، میں تو عام بھائیوں کیلئے بہتر سوچ رہا تھا، میں سب کیلئے سوچ رہا تھا، ہمیشہ میں نے اس فورم سے یہی کہا ہے کہ جو لوگ 'الیکٹ' ہو کر آتے ہیں، اگر ان میں سے کسی کی موت آ جاتی ہے، کوئی ناگہانی یا حادثاتی آ جاتی ہے یا طبعی موت آ جاتی ہے تو اس کیلئے اس کو ہمیں برداشت کرنا

چاہیئے۔ ہمیں اس کی جگہ اس کے لواحقین کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے کم از کم وہ سیٹ، چونکہ ابھی دو تین سال ہمارے یعنی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیااور تھوڑارہ گیاہے تواس میں آپ کی وساطت سے اپیل ہے گورنمنٹ سے، پارلیمانی لیڈروں سے اور تمام ایم پی ایز سے کہ اگر وہ برداشت کریں تو ظاہر شاہ صاحب کی اگر یہ سیٹ ان کے لواحقین کیلئے چھوڑ دیں اور گلستان خان کیلئے بھی تواس کیلئے ہم انکے انتہائی مشکور ہونگے اور یہ ایک اچھی روایت ہوگی اور آج آپ نے پہلے سے ہی رولنگ دے دی ہے کہ آپ نے اس کیلئے آج کا دن مختص کیااور آپ ایڈجرن بھی اسی پر کریں گے۔ ہم اس کیلئے بھی آپکے مشکور ہیں جی اور پھر ان لوگوں کا اپنی طرف سے بھی جی اور اپنی پارٹی صدر کی طرف سے اور ان کے لواحقین کی طرف سے، چونکہ میرا ان کے بچوں کے ساتھ بہت تعلق ہے اور انکے بھائیوں کیساتھ بھی تعلق ہے جی، انہوں نے اب بھی مجھے فون کئے ہیں اور انہوں نے کہاکہ ہم ان سب لوگوں کے مشکور ہیں کہ اتنے دور دراز علاقے میں آکر انہوں نے جنازے میں شرکت کی اور سوم میں آئے اور ہمارے درد اور دکھ میں شریک رہے، اس کیلئے وہ ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میں بھی اس فورم سے کہتا ہوں جی اور اسکے ساتھ Specially آج ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ تعزیت کیلئے گئے، چیف منسٹر صاحب گئے، سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب گئے اور میاں صاحب گئے اور باقی ہمارے دوست جو ایم پی ایز گئے ہیں، انہوں نے امیر مقام صاحب کے گھر پر حیات آباد میں تعزیت کی، ہم انکے بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارا دکھ کم کیا، انہوں نے ان کے لواحقین کا دکھ کم کیاہے جی، زندگی کوئی کسی کو نہیں دے سکتا لیکن یہ ایک روایت ہے اور یہ اچھی روایت ہے اور میں مشکور ہوں Specially آپ کا اور چیف منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے بڑی اچھی روایت قائم رکھی ہے اور آپ نے بڑا اچھا پیار دیا ہے ہمیں، صرف منسٹر صاحب گئے ہیں، میاں صاحب گئے ہیں، آپ نے ہمیں بڑا پیار دیا ہے اسمبلی میں، اس کیلئے بھی ہم آپکے مشکور ہیں اور آج آپ سے یہ گزارش ہے کہ اسکے بعد اگر آپ اس کو ایڈجرن کرلیں گے تو یہ بھی ان کیلئے ایک خراج عقیدت ہوگی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ جناب محمد اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ محترم سپیکر صاحب! یقیناً چه زمونږ دا کومه روانه اسمبلی ده، په دیکښے ډیر قیمتی زمونږ ورونړه مخکښے هم چه دی، هغه مونږ نه تلی دی او دلته مونږ سره موجود نه دی، په هغے باندے هم ډیر افسوس کوؤ او موجوده د ګلستان خان او د ظاهر شاه صاحب وفات چه دے، دا هم لویه المیه ده۔ دا داسے المیه وی چه

دیکښے د هغوی صرف خاندان متاثر کیږی نه، یو مرګ داسے وی چه هغه د کور سره تعلق لری او یو مرګ داسے وی چه هغه د ملک او د صوبے او د خپلے ضلعے او دلته د دوئ چه خوښونکی خلق وی، د هغوی سره ئے تعلق وی۔ د دے پراونشل اسمبلئ ته جی چه څوک راځی، دا د انتهائی اهم خدماتو نه بعد راځی، هغه ډیر بختور سړے وی چه پروردګار ده ته دلته دا نصیب کړی او په کروړونو خلقو کښے د ے په هغه سوؤنو کښے ځان راوالی، حساب شی۔ دا د خدماتو او د د دے نیک خواهشاتو نه بغیر نه شی کیدے جی۔ نن حالات داسے دی چه په کور کښے ګرانه ده په چا باندے ځان منل، بیا ګوره په حلقه کښے ستا سره د هغے خلقو تلل،دا ډیره لوړه او غټه خبره وی نو زمونږ دلته که دواړه کسان وو، ظاهر شاه صاحب خو زمونږ سره مخکښے هم څو ځله په دے اسمبلئ کښے پاتے وو، ډیر ښکلے دروند پښتون او ډیر نر غوندے سړے وو جی، د ګلستان خان هم یو ډیر غټے قبیلے سره تعلق وو، د یو غټ جماعت سره ئے تعلق وو نو په دے باندے که مونږ څومره هم افسوس اوکړو، یقیناً دا به کم وی او اللّٰہ تعالیٰ ته به خواست کوؤ جی چه دوئ ته اللّٰہ تعالیٰ جنت الفردوس نصیب کړی۔ که زمونږ دا ورونړه دی او که زمونږ نه مخکښے وی۔ باقی به د خدائے نه خیر غواړو چه زمونږ څومره ملګری دی ځکه چه ما په تاریخ کښے دومره زیات واقعات چرته نه دی لیدلی څومره چه زمونږ په دے روان اجلاس، په دے اسمبلئ کښے شوی دی نو مونږ د ټول هاؤس د طرف نه د هغوی لواحقینو ته دعا هم کوؤ چه اللّٰہ تعالیٰ د هغوی له صبر نصیب کړی او ورسره د خدائے پاک په دے خاندانو کښے داسے نور خلق پیدا کړی چه د دوئ کمے چه وی د خاندان د پاره، د صوبے د پاره او هم د دوئ د ضلعے او د ملک د پاره مفید اوګرځیږی او زمونږ دلته روایات هم راغلی دی جی، که چرته هم دومره غم راغلے دے او زمونږ دلته یو کرسئ ده چه هغه خالی ده او هغه ډیر د دروند او د عزتدار سړی خالی ده نو په دے ورځ باندے مزید کارروائی زما خیال دے که صرف د دوئ د وفات پورے خبره وی نو دا به ډیره ښه وی او د دے نه بعد چونکه زمونږ ډیر د اهمیت خلق دی او د دے صوبے په خدماتو کښے، په آئین سازئ کښے د دے خلقو ډیر غټ رول دے نو زه

به ستا سو هم شکریه ادا کړم او خپل زما تجویز دے چه په دے دغه کښے هم مونږ برابر شریک شو او الله تعالیٰ د دوئ ته جنت الفردوس نصیب کړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: آمین ثم آمین۔ بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}</u>: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ د ټولو نه مخکښے زه د لودهی صاحب او د درانی صاحب شکر گزار یم چه دوئ دومره په ډیټیل باندے خبرے اوکړلے او زمونږ دے اسمبلئ کښے زما خیال دے دا زما پنځم ځل دے خو دے اسمبلئ کښے چه څومره شهیدان شول او څومره کسان وفات شو، زما خیال دے چه مخکښے یوے اسمبلئ کښے هم داسے نه دی شوی، خدائے د خپل فضل اوکړی او زمونږ دے نورو ورونړو ته او مونږ ټولو ته د خدائے خیر پیښ کړی۔ دا گلستان صاحب او ظاهر شاه، ورسره کبیرخان، سابقه ایم این اے چه د منور خان صاحب ورور هم وو، زه خو دا وایم چه دا ظاهر شاه دومره ښه سړے وو او دومره شریف سړے وو چه زه یو ځل تلے وومه شانگلے ته، زما رشتیا خبره ده چه د دے مخالف پارټئ، زه هغه وخت د صوبے صدر وومه او هلته ما جلسے کړے دی، جلوسونه مو کړی دی او Automatically چه تاسو یو ځائے ته ځئ او د چا Constituency کښے خبرے کوئ نو د هغوی خلاف، د هغوی خلاف خبره خامخا مجبوری ده سړے کوی خو د هغے باوجود هغه ما د پاره دومره لوئے، ما نه خوئے د روټئ ټائم غوښتو، ما وئیل چه ما سره نشته، بیا ئے راته ئے دومره لوئے چائے کړے وے چه زما ټولے جلسے ته ئے چائے ورکړے وے او ښه فرسټ کلاس چائے، هغه دومره با احترامه سړے وو چه د هر چا احترام به ئے کولو خو خاصکر دے اسمبلئ کښے د هغوی کومه کارکردگی، څلور ځله چه یو سړے ممبر پاتے کیږی نو سوچ اوکړئ چه هغه کښے څومره Qualities به وی، د هغه څومره خلقو سره تعلق به وی، هغوی به د څومره خلقو کارونه کړے وی؟ زمونږ باچا خان به خبره کوله چه د خدائی خدمت گار مطلب دا دے چه د خدائے خو دغه خدمت ته ضرورت نشته، د خلقو خدمت چه دے دا د خدائے خدمت دے نو دوئ دومره د خلقو خدمت کولو چه هغه له څلور ځله خلقو ووټ ورکړو، اسمبلئ ته راغلو او رښتیا خبره ده چه د هغه په مرگ باندے څومره افسوس کیدے شی، ډیر کم دے او هغه ډیر ښه سړے

وو او ډیر قابل سړے وو او بیا چه د هغه خپل اخری وخت پورے یعنی خدائے ګو چا دا سوچ نه کولو چه دوه میاشتے پس یا درے میاشتے پس به دوئ په حق اورسیږی، باوجود د دے نه هغه به دلته ولاړ وو او دے ټولو ته، پریس ته، ټولو ته پته وه چه هغوی د خپلے حلقے د پاره هر وخت جدوجهد کولو، هر وخت خپلے خبرے به ئے کولے او اخری وخته پورے ئے د خپلو خلقو د حقوقو د پاره جنګ کولو۔ رشتیا خبره دا ده چه د خلقو د حقوقو د پاره، حقوق العباد او حقوق الله چه دی، د حقوق العباد د پاره ډیر زیات احترام، د خدائے د طرف نه هم وی نو خدائے د اوبخښنی ډیر ښه سړے وو، د هغه د پاره چه څه الفاظ دی نو کم دی۔ باقی زمونږ ګلستان ورور چه وو، هغه دومره شریف او دومره ښه سړے وو، هغه به همیشه ما ته راتلو او خدائے شاهد دے چه همیشه به ئے خندل، کله ئے هم دا نه دی کړی چه د هغه په مخ باندے ما څه غم لیدلے وی خو هغه لږ پهلا ځل اسمبلئ ته راغلے وو نو دوه ځله ما سره خپل تعارف ئے هم اوکړو، بیا به ما نه هیر شو نو بیا به ئے راته وئیل چه دفتر ته به راغلو چه زما په خیال چه زه تا اونه پیژندم نو ما بیا معافی اوغوښته، هغه کله هم چه خپل کار به راوړلو زما خیال دے لس کارونو کښے چرته یو دوه به کیدل خو د هغے باوجود د هغه اخلاق، د هغه انسانیت، د هغه خبرے او د هغه د خپلے حلقے د پاره جدوجهد هم یو ریکارډ دے۔ سپیکر صاحب، بل زمونږ د منور خان ورور، کبیر خان چه دے، دے هم ایم این اے پاتے شوے وو، سابقه ایم این اے پاتے شوے وو او ده هم د خپلے حلقے د پاره ډیر زیات جدوجهد کړے وو، د خپلو خلقو د پاره رشتیا خبره ده چه د ډیر لوئے لوئے خلقو بتان ئے مات کړی وو د بنوں علاقه کښے او دا الیکشن ئے ګټلے وو او زه دوئ ته هم ډیر زیات خراج عقیدت پیش کوم او زمونږ دا دوه ورونړه چه دی، زمونږ د خپلے صوبائی اسمبلئ، زمونږ نه دا نن جدا شوی دی، دا Last Session کښے مونږ سره دلته موجود وو او دے سیشن کښے مونږ سره موجود نه دی چه د هغوی د پاره هر څومره مونږ غمزدګی او د غم اظهار اوکړو نو ډیر کم دے او زه خپل او د ټولو د طرفه د هغوی ټول خاندان ته، د درے واړو خاندان ته او د هغوی چه څومره پسماندګان دی، ټولو ته زمونږ د خپلے اسمبلئ د طرفه او د حکومت د طرف نه تاسو ته خواست کوؤ چه ورته Message ملاؤ شی چه مونږ

د هغوی سره پوره د همدردئ اظهار کوؤ، د هغوی د پاره دعا هم اوشوه چه خدائے د دوئ اوبخښنی او زما یقین دے چه کوم سړے د خدائے د مخلوق خدمت کوی نو خدائے ضرور هغه بخښنی۔ زه هغوی ته، زما سره الفاظ نشته د درے واړو کسانو چه زه د هغوی خبرے اوکړم، په دے دا تاسو ته خواست کوم چه دے دواړو ته زمونږ د طرف نه دا Message ملاؤ شی، د هغوی خاندانونو ته چه زمونږ مکمل د هغوی سره د دے همدردئ اظهار کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جب بھی ایسے واقعات ہوتے ہیں اس اسمبلی میں اور میں سمجھتا ہوں کہ گزشتہ تین سالوں میں جتنے ہمارے آنریبل ممبرز دنیا سے چلے گئے، میرے خیال میں اس اسمبلی کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا ہے اور یہ انتہائی افسوس کی بات ہے، کبھی تو انسان اپنی موت مر جاتا ہے لیکن ہماری اسمبلی میں تو یہ روایت بھی ہے کہ باہر سے ان کو قتل کیا گیا، بم سے اڑا دیا گیا تو جناب سپیکر! ہم جتنا بھی افسوس کریں، ظاہر شاہ صاحب یا گلستان خان کی موت پر وہ کم ہے اور ایک ٹریڈیشن ہے لیکن اسکے ساتھ ہی جس طرح لودھی صاحب نے بھی خواہش کا اظہار کیا، میں بھی اس خواہش کا اظہار کرتا ہوں کہ چونکہ آج جمعہ کا دن ہے اور پھر سب آنریبل ممبرز کو گاؤں بھی جانا ہے پھر دو دن کی چھٹیاں ہیں تو اگر اس اجلاس کو ایڈجرن کیا جائے، ان کے تعزیتی کلمات کے بعد تو میرے خیال میں یہ ان کیلئے ایک قسم کی خراج عقیدت ہوگی جو یہ اسمبلی پیش کرے گی۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔ یہ پارلیمنٹری مشران جو ہیں، پہلے وہ بولیں تو اس کے بعد سب کو موقع ملے گا، سب کو جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ واقعی نن ډیره د افسوس ورځ ده، دوه داسے ممبران صاحبان چه ډیر انتهائی شریف خلق وو او د هغوی چه مونږ سره څومره هم وخت تیر شوے وو په دے اسمبلئ کښے، ډیر ښه وخت ئے تیر کړے وو که هغه ظاهر شاه خان وو، یو سیاسی خاندان سره ئے تعلق ساتلو او د هغوی ورور هم مخکښے د دے هاؤس ممبر پاتے شوے وو او بار بار هغوی هم د دے هاؤس ممبر پاتے شوے دے۔ د هغوی خپل یو د خپلے علاقے د پاره، د دے صوبے د پاره جدوجهد دے او دغه شان گلستان خان، د هغوی هم یو خپل کردار دے د خپلے علاقے د پاره، د هغوی خاندان سره زه د خپل اړخ او د خپل پارټئ د

اړخه تعزیت هم کومه او دا دعا کومه چه د هغوی خاندانونو ته د او د هغوی لواحقینو ته د صبر ورکړے شی او زما به هم دا خواست وی ځنګه چه عبدالاکبر خان دغه اوکړو جناب سپیکر چه چونکه دا یو پارلیمانی روایت دے چه کله یو د هاؤس ممبر وفات شی نو هغه ورځ باندے بیا نوره کارروائی نه کیږی او صرف تعزیتی اجلاس کیږی نو د دے تعزیتی کلماتو نه پس پکار ده چه مونږ دا هاؤس ایډجرن کړو۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔ جی، جاوید عباسی صاحب۔ یومنټ جی، د ټولو پارټو مشرانو ته چه اول لږ یو یو نمائندګی اوکړئ، ستا سو د دے ورونړو د دغه د پاره جی۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس موقع پر وقت دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جس ایوان میں ہم کھڑے ہیں، ہم نے بہت سے اپنے معزز دوستوں کو یہاں جدا پایا ہے لیکن یہ دو دوست جناب حاجی ظاہر شاہ صاحب اور گلستان خان میراانکے ساتھ ایک یہ رشتہ تھا کہ یہ ہمارے یہاں اسمبلی کے اندر پڑوسی بھی تھے، دونوں بہت اچھے پارلیمینٹرین تھے، بڑے ملنسار تھے اور بہت ہی اچھا وقت انہوں نے اسمبلی میں اپنے دوستوں کیساتھ بھی گزارا ہے۔ مجھے آج ظاہر شاہ صاحب کا اور گلستان صاحب کا بے حد افسوس ہے کہ وہ ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ وہ ہمیشہ جمہوریت کیلئے، Rule of law کیلئے اور اپنے حلقے کیلئے بڑی دلچسپی رکھتے تھے اور جناب سپیکر، یہ اسمبلی اس لحاظ سے بھی منفرد ہے کہ اس میں کئی اپنے ساتھی ہیں، اس دوران ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ آج بہترین طریقہ ہے ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے کہ جو ہمارے دوستوں کی خواہش تھی، جو انکی سوچ تھی، جس کیلئے وہ زمانے سے لڑتے آرہے تھے، ہم سارے اکٹھے ہو کر اس کیلئے بھی کام کریں، تو شاید سب سے زیادہ خواہش انکی یہی تھی کہ جمہوری عمل Strong ہو اس ملک کے اندر، اس ملک کے ادارے مضبوط ہوں، لوگوں کو انصاف مل سکے اور جناب سپیکر، جن حلقہ انتخاب سے اور جن اضلاع سے وہ تشریف لائے تھے، ان لوگوں کی جس طرح انہوں نے نمائندگی کی تھی اور جس طرح پسے ہوئے عوام کے مسائل وہ یہاں لیکر آتے تھے، ہم سارے ملکر جہاں اپنے اپنے حلقوں کی بات کریں وہاں ایسی قانون سازی بھی ہمیں لانی چاہیئے، یہاں ایسے قوانین ہمیں بنانے چاہیئے، ایسی بات ہمیں سامنے لانی چاہیئے اور ایسے مشکل سوالات کا جواب یہاں ہمیں ڈھونڈنا چاہیئے کہ ہم ان کو بہتر طریقے سے خراج تحسین پیش کر سکیں۔ میں ان دونوں ساتھیوں کے خاندانوں سے بھی

دلی ہمدردی کرتا ہوں کہ وہ بہت مجاہد تھے، انہوں جو خدمت کی اس دلچسپی کے ساتھ اور اس سمت میں آئے ہوئے تھے، ایک عرصے سے اپنے اپنے حلقوں کی خدمت کر رہے تھے۔ جناب سپیکر، ہم بھی اور ان کے اضلاع کے لوگ بڑی مدت تک ان کو یاد رکھیں گے۔ میں نے یہاں پہلے بھی ایک تجویز دی تھی اور آج پھر دہراتا ہوں کہ چونکہ سیشن کے دوران جو ہمارے دوست ہم سے جدا ہو گئے ہیں، جناب سپیکر، ان کے نام کسی طرح یہاں ضرور کسی ایک جگہ پر آویزاں ہونے چاہئیں تاکہ یہ یادگار عمل بنایا جائے یا جسطرح بھی آپ مناسب سمجھیں اس سیشن کے دوران اس اسمبلی کی جو پانچ سالہ مدت ہے، اس میں ہم سے بہت سے دوست اپنے جدا ہوئے ہیں، ہم سے جدا ہوئے ہیں تو پھر ایک ایسی یادگار چیز ہمیں ضرور بنانی چاہیئے کہ آنے والے وقتوں میں لوگوں کو پتہ چل سکے، ان کا نام عزت واحترام سے لیا جائے۔ جناب سپیکر، جس طرح ہمارے بزرگوں نے یہ تجویز دی کہ آج کا یہ اجلاس صرف تعزیت کا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاء اللہ۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: تو میں بھی اپنے آپ کو اس پہ یہاں روکتا ہوں تاکہ آج کا یہ یادگار سیشن جو ہے، وہ ایک، میری یہ بھی ریکویسٹ ہے کہ ایک تعزیتی ریزولیوشن ہونی چاہیئے جو آپ کی اور اسمبلی کی طرف سے ان کے گھروں کو بھی بھیجی جائے تاکہ ایک یادگار کے طور پر ہمارے سب کی طرف سے یہ جو عمل ہے، ان کے بارے میں ہم نے جن الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے، ان کے خاندانوں کو پہنچ سکے، اس سے ان کے دکھ میں کمی آئے گی جناب سپیکر۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاء اللہ، انشاء اللہ جی۔ نگہت اورکزئی بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جیسا کہ جناب سپیکر صاحب، میرے اور ساتھیوں نے یہاں پہ ظاہر شاہ صاحب کے بارے میں، گلستان صاحب کے بارے میں بات کی کہ جب سے یہ اسمبلی ہماری شروع ہوئی ہے، تین سال ہو گئے ہیں کہ ہم نے اپنے بہت سے ساتھی، اپنے بہت سے بچے کھوئے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ آج کے دن کیلئے جب میں پیچھے دیکھتی ہوں، خالی کرسی کو ظاہر شاہ صاحب کی تو جناب سپیکر صاحب، ان کیلئے میں یہ کہونگی کہ وہ نہ صرف سچے مسلمان، سچے پاکستانی، ایک محب وطن انسان تھے، میرے والد صاحب کے دیرینہ ساتھی اور میرے Colleague تھے۔ جناب سپیکر صاحب، اسی طرح ملک گلستان صاحب جو تھے، اللہ تعالیٰ ان کی بھی مغفرت کرے، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ میں اپنے ساتھیوں کیلئے 'مرحوم' کا لفظ کیسے استعمال کروں؟

کیونکہ کل تک اسی فلور پہ وہ اپنے حلقے کے لوگوں کیلئے ہر ایک سے، ہمارے منسٹرز سے لڑ جھگڑ رہے تھے کہ ہمارے حلقے کے لوگوں کو یہ پرابلم ہے اور ہمیں اپنے حلقے کے لوگوں کیلئے یہ ضروریات چاہئیں۔ جناب سپیکر صاحب، ظاہر شاہ صاحب جس خوبصورت انداز میں لڑائی بھی کرتے تھے، جھگڑا بھی کرتے تھے تو جناب سپیکر صاحب، آج جب ان کی یاد آتی ہے تو 'مرحوم' کہنے کو جی نہیں چاہتا لیکن جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ جاوید عباسی صاحب نے کہا کہ یہاں سے ایک ریزولیوشن جانی چاہیئے، میں اس میں تھوڑا سا یہ Add کرنا چاہونگی کہ ہمارے جو ساتھی جدا ہوئے ہیں، آپ سمیت اگر ہم سب لوگ ایک دستخط کر کے اپنے اوریجنل دستخطوں سے ایک لیٹر ان کے گھروں کو بھجوائیں تاکہ انکے لواحقین کو یہ پتہ چل سکے کہ اسمبلی کے یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام لوگ، یہ پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے تمام ساتھی، یہاں پر جو سیکرٹری صاحبان ہیں، یہاں پہ جو ایک ایک بندہ بیٹھا ہوا ہے، ان سب کو اس چیز کا دکھ ہے کہ جن لوگوں کو پچھلے تین سالوں سے دیکھ رہے تھے، آج وہ ہم سب سے جدا ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے خاندانوں کو صبر جمیل عطا کرے اور جناب سپیکر صاحب، ان تمام کیلئے جو ہم سے ہمارے ساتھی جدا ہوئے ہیں تو ان کیلئے ایک شعر کہونگی:

؎ کیا مزا نزاع کے عالم کا جب موت نہ آئے جوانی میں
کیا لطف جنازہ اٹھنے کا ہر گام پہ جب ماتم نہ ہوا

جناب سپیکر صاحب، ہمارے تمام، جتنے بھی ہم سے جدا ہوئے ہیں، ہمارے Colleagues ہیں، ان کے جب ہم جنازے دیکھتے ہیں اور انکے جب ہم ذہن دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ حقوق اللہ سے زیادہ یہ لوگ حقوق العباد پہ یقین رکھتے تھے اور اس کیلئے ان کی کاوشیں تھیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہم سب لوگوں کیلئے ایک سبق ہے، ہم سب لوگوں کو یہ نصیحت ہے جو ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم بھی انہی کے نقش قدم پر چل کر اپنے اس ملک میں جمہوریت کی بقاء کیلئے، اس ملک میں انصاف کی بقاء کیلئے، اس ملک میں ایک عام آدمی کو انصاف کے حصول اور لوگوں کو حقوق دلانے کیلئے اسی طرح کام کریں جس طرح ہمارے ان ساتھیوں نے کیا اور آج ان کو اچھے الفاظ میں ہم لوگ یاد کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں سے ایک Message ضرور جانا چاہیئے انکے خاندانوں تک کہ ہم تمام لوگ ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ پریس گیلری سے ہمارے بھائیوں، پریس کے دوستوں کی طرف سے ایک پیغام آیا ہے جو میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ "تمام ایوان کیساتھ ساتھ پریس گیلری میں موجود تمام صحافی برادری بھی ممبران اسمبلی، جناب ظاہر شاہ صاحب اور گلستان بیٹنی صاحب کی وفات پر انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے"۔ جناب میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مهربانی۔ زما نه مخکښې چه څومره مشرانو خبرې اوکړې زه خو د هغوی نه، نه په ښه الفاظو کښې خبرې کولے شم او نه دغه همت لرم خو چونکه ما سره هم یو واقعه شوې وه او دا چه کوم ملګری زمونږ نه جدا شوی دی، دوئ ما سره په خپل غم کښې پوره پوره شمولیت کړے وو۔ بنیادی سوال دا دے چه څوک هم دنیا ته راځی نو هغه به ځی او دا داسې موقعې دی، نن ورځ د جمعې ده، ډیره مبارکه ورځ ده او مونږ د هغه ملګرو یاد تازه کوؤ چه کوم دلته زمونږ سره ناست وو او نن زمونږ نه جدا دی۔ د ظاهر شاه ډیر صفت اوشو او ډیر د صفت وړ وو، حقیقت خبره دا ده چه د خدائے مخلوق د خوښوی نو خدائے ته به خامخا نیزدے یے او دلته چه په کوم انداز هغه خپل ژوند تیر کړے دے هغه د چا نه پټ نه دے۔ دغه رنګ چه کوم دے زمونږ ګلستان، چه هغه په سټوډنټس لائف کښې زمونږ ملګرے هم پاتے شوے وو، ډیر خوږ او ډیر درون زمونږ ملګرے وو۔ په خاموشئ کښې چه کوم دے نو هغه دلته چه په خپله کومه طریقه وخت تیر کړے دے د چا نه پټ نه دے او دغه رنګ کبیر چه زمونږ د دے صوبے نه د قومی اسمبلئ منتخب ممبر پاتے شوے وو، د دے ټولو د پاره هم دغه یو خبره ډیره مناسب ده چه "انا لله وانا الیه راجعون"۔ سړے سوچ کوی چه که مونږ دلته ناست یو دا ورځ زمونږ به هم انتظار کوی او داسے ورځو باندے چه کوم دے د دے خبرے یاد سړے تازه کوی چه که زه د دے دنیا نه ځم نو زه به د ځان سره څه اوړم؟ زه به خپله ایمانداری اوړم، زه به د قوم سره وفا اوړم او که نه زما په ذمه به هغه غټ بوجھ وی چه زه به خدائے ته د مخامخ کیدو برابر نه یم نو چه کوم د دے دنیا نه تلی دی، هغوی ته خو خلق دعا کوی خو چه کوم موجود وی نو د هغوی نه عبرت اخلی۔ مونږ خپل ځانی د دے عقیدے خلق یو چه په دے دنیا کښې پیغمبران راغلی دی او هغه پاتے نه

دی، ولیان راغلی دی او هغوی پاتے نه دی، مونږ ډیر گناهگار خلق یو، خدائے مونږ له عزت را کړے دے چه نن په دے صوبائی اسمبلئ کښے، نن مونږ په ټوله صوبه کښے ښکاره یو چه مونږ د قوم نمائندګان یو۔ اوس د نمائنده په حیثیت مونږ له چه خدائے کومه ورځ را کړے ده، پکار دا ده چه مونږ دا یو یو ورځ،یو یو لمحه په هغه طریقه تیره کړو چه سبا دا قوم هم مونږ یاد ساتی او هغوی اووائی چه مونږ دا سے خلقو له مشری ورکړے وه چه هغه د مشرئ قابل وو۔ دا ورځ مونږ ته د دے خبرے یاداشت کوی او جناب سپیکرصاحب، د خدائے پاک د امتحانونو چه هغه په پیغمبرانو هم راغلی دی او خدائے پاک هغه پیغمبران چه هغوی له ئے داسے معجزے ورکړے دی چه د پیغمبرانو خپل خپل خاصیت وو او هر یو پیغمبر له ئے، زه دلته هم لږه بخښنه غواړم که په دے ورځ هم خلقو دا نورے خبرے پریښودے چه د مرګ په ورځ هم چا ته مرګ یاد نه وی نو په کومه ورځ به ورته یاد وی؟ ځکه چه د پریس والا خو به سبا لیکی چه بس صرف خبرے ئے کولے نو مونږ خبرے نه کوؤ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: *تمام اراکین سے گزارش ہے کہ وہ ذرا متوجہ ہوں،اس تعزیت کے ریفرنس میں متوجہ ہوں۔*

<u>*وزیر اطلاعات*</u>: مونږ په دے بنیاد باندے دا خبرے د زړه د درد نه کوؤ او خدائے د چا په کور غم نه راولی چه د چا په کور غم راشی نو هغه ته پته لګی چه غم څه ته وائی او احساس دا وخت سړی له پخپله باندے ورکوی۔ زه د پیغمبرانو په حواله دا خبره کول غواړمه چه مونږ ډیر واړه خلق یو او د پیغمبرانو په سطح باندے هغه پیغمبر د خدائے پاک چه هغه به مړی ژوندی کول، خدائے پاک به پیدا کول او عیسیٰ علیه السلام له دا معجزه ورکړے شوے وه چه هغه به مړی ژوندی کول، د خدائے د ذات نه پس د دنیا په مخ یو پیغمبر وو چه هغه عیسیٰ علیه السلام وو چه مړی ئے ژوندی کول خو نن هغه عیسیٰ علیه السلام نشته دے نو داسے به څوک وی چه هغه پاتے شی او د عیسیٰ علیه السلام د وخت، دلته زما دا ټول ملګری ناست دی، دا ټولے خبرے د عبرت دی۔ زمونږ زړونه پاخه شوی دی، مونږ په ګناهونو کښے دومره پاخه شوی یو، نه په رشوت اغستو ویریږو، نه په دروغو وئیلو ویریږو، نه په بے ایمانئ ویریږو، نه په ګنړکپئ ویریږو او چه د مرګ خبره

هم کوؤ نو په روایت باندے کوؤ، د سبق د پاره ئے نه کوؤ، لهذا مونږ دا خبره ډیر په تحقیق کوؤ، ډیر په ایمانداریٔ سره زه دا خبره کول غواړم چه هیڅ پته نه لګی چه د دے اسمبلیٔ نه مونږ اوځو چه مونږ کښے به د چا نمبر وی او د داسے وخت سره تیریږو چه سیکنډ سیکنډ، هسے هم د مرګ پته نه لګی خو دا زمونږ چه کوم وخت دے په دیکښے خو بیخی پته نه لګی نو ښه نه ده چه مونږ د دے نه عبرت واخلو؟د عیسیٰ علیه السلام په وخت کښے جناب سپیکرصاحب، نن د کینسر علاج نشته او په هغه وخت کښے د کینسر علاج وو۔ دا مونږ چه دلته وینو ګورو نو دنیا ډیره مخکښے لاړه، دا دنیا په څو څو پیړه مخکښے تلے ده او بیا چه ډیره مخکښے تلے ده نو خدائے پاک بیا اړولے ده ځکه چه ډیر عقلونه بره تلی دی نو ځان ئے منلے دے او د خدائے ذات ئے هیر کړے دے نو خدائے پاک دا دنیا بیا د سره کړے ده، دا په څو څو کرته باندے شوی دی۔ کله د زلزلے په شکل کښے، کله د سیلاب په شکل کښے او زمونږ عملونه داسے ځائے ته رسیدلی دی چه سړے سوچ کوی چه یا خدایه! داسے وخت خو نه دے چه ګنی بیا به د سره کیږی، داسے وخت خو نه دے چه ګنی دا ټول به د دے خاورو لاندے کیږی۔ د هغے ورځے نه د ویریدو د پاره چه د عیسیٰ علیه السلام په وخت کښے چه د کینسر علاج، دے وخت کښے نشته هغے وخت کښے عیسیٰ علیه السلام کړے دے او طب دومره ترقی کړے وه چه طبیبانو به د خلقو علاج کوؤ نو د کینسر علاج به ئے کوؤ۔ پهوړا به ئے ورته وئیل چه هغه به رااوخته، ناؤ به ترے بهیدو، وینے به ترے بهیدے، سړے به ئے خوړو خو طبیب به علاج اوکړو نو هغه به روغ شو۔ د خلقو عقیدے کمزورے شوے او خلقو په هغه طبیبانو باندے ایمان راوړل شروع کړل نو خدائے پاک عیسیٰ علیه السلام له د طبیبانو توړ ورکړو او خدائے پاک عیسیٰ علیه السلام ته وئیل چه تا له معجزه درکوم چه مړی به ژوندی کوے نو د طبیب سره دا اختیار نه وو چه مړی ئے ژوندی کړے وے او دغه رنګ یو بوډیٔ وه او ځوئے ئے مړ شو او عیسیٰ علیه السلام ته ئے اووئیل، عیسیٰ علیه السلام ورته ځوئے ژوندے کړو نو هغه خلق وائی چه دا ځکه ژوندے شو چه تازه مړ دے کیدے شی بے هوشه شوے وو، چه کله زړونو باندے تالے اولګی او بالکل د خدائے هغه ویره د هغه د زړه نه اوځی، هغه په سترګو باندے وینی او د هغه ایمان نه

تازه کیږی او دغه رنګ د عیسیٰ علیه السلام معجزه ئے لیده او د هغے نه هغوی منکر وو نو بیا عیسیٰ علیه السلام څلور زره کاله مخکښے د هغه نه، د نوح علیه السلام ځوئے چه کوم دے هغه مړ شوے وو، هغه ئے د قبر نه ژوندے کړو، بیا د هغے جواب چا سره نه وو۔ که موسیٰ علیه السلام وو نو د هغه په وخت کښے خلقو به جادوګران راوستل او خدائے پاک موسیٰ علیه السلام له هغه معجزه ورکړه چه کونټئ به ئے میدان ته اویشته نو هغه بلاګانے او هغه اژدهاګانے به نه وے۔ هغه پیغمبران چه د دے دنیا نه لاړل، هغه ولیان چه د دے دنیا نه لاړل، نن زمونږ دا ګران ملګری چه دا سیټونه به پرے ډک وو، نن هغوی د دے دنیا نه لاړل، تاسو او مونږ څوک یو چه مونږ به د څه انتظار کوؤ؟ راځئ چه خپل ګریبان کښے اوګورو، د قوم مشری راسره ده چه نن د دے خبرے آغاز اوکړو چه زه به رشوت نه اخلم، زه به بے ایمانی نه کوم، زه به خلقو سره ایمانداری کوم، زه به په ایماندارئ باندے کار کوم ځکه چه ډیر دولت جمع کړو نو چا له ئے جمع کوؤ، که ډیره بے ایمانی اوکړو نو چا له ئے کوؤ؟ (تالیاں) نو چه داسے ورځ وی او بیا خاص کر زمونږ زړونه ډیر پاخه شوی دی سپیکر صاحب، ځکه چه مونږ ووټونه اخلو نو مونږ د هر چا دعا له ځو نو هغه دعا له داسے ځو لکه چه لاس چه اوچت کړو نو ووټونه راته ښکاری، مړے راته نه ښکاری۔ زمونږ زړونه د نورو نه هم زیات پاخه شوی دی۔ خدائے د زمونږ زړونه نرم کړی، خدائے د مونږ ته په دے دنیا د نیکئ هدایت اوکړی۔ په هغه ورځ چه کله بیا خاورو ته لاړ شے نو هغه د چا خبره چه:

ے جب ضرورت تھی تو ایک ایک بوند کو ترسا دیا بعد مردن کالی گھٹا چھائی تو کیا

او بیا وائی چه:

ے جب ضرورت تھی تو آپ کو فرصت نہ تھی بعد مردن آپ نے تکلیف فرمائی تو کیا

نن مونږ صرف که هغه یاد کړو نو په ژوند مو قدر کړے وو، په ژوند مو احترام کړے وو، د هغوی چه کوم دے مونږ خیال ساتلے وو؟ راځئ چه دا مونږ کوم ژوندی یو چه د دے نه عبرت واخلو چه سبا په یو بل پسے دعاګانے کوؤ او د دروغو ژړا کوؤ نو نن ولے د یو بل عزت نه کوؤ؟ (تالیاں) راځئ چه دا زړونه لږ په صابونونو باندے اوینځو او نن د دے نه عبرت واخلو او په لوئے

خدائے دا زمونږ بهروسه ده چه مونږ ډیر واړه خلق یو، زمونږ غټ غټ گناهونه به خدائے پاک معاف کوی۔ زمونږ دا ملگری به انشاءالله تعالیٰ، د کینسر په مرض باندے، هیپاټائټس سی باندے دوئ تلی دی، دا مرض چه اوږد شی، د دے هم فلسفه ده چه وائی خدائے پاک چه کوم دے گناهونه ریژوی، خدائے پاک به د دوئ څه خطاگانے چه د انسان نه شوی وی، خدائے پاک ډیره لویه هستی ده مونږ ته به معافی کوی۔ دا د خدائے شان سره نه ښائی چه زمونږ غوندے وړو خلقو سره به حساب کتاب کوی او چه حساب کتاب کوی نو زه د یوے ساه، یو سیکنډ حساب نه شم ورکولے، زه د یو سترگو حساب نه شم ورکولے، زه د یو عقل او مغزو حساب نه شم ورکولے، زه د یو ژبے حساب نه شم ورکولے او د روغ صحت حساب نه شم ورکولے، لهذا یا خدایه! په حساب کتاب باندے ډیره گرانه ده، په لوئے فضل سره چه زمونږ نه مخکښے تلی دی، ته ئے اوبخښے او مونږ ته هدایت اوکړے چه مونږ د نیکئ په لاره باندے روان شو او یا خدایه! چه دا کوم زمونږ ملگری مړه دی د دوئ لواحقینو ته هم صبر ورکړے او د جمعے په دے مبارکه ورځ باندے مونږ ته د نیکئ هدایت راکړے چه د انسانیت خدمت اوکړو۔ خدائے پاک چه دنیا ته انسان رالیږلے دے او که ولیان او پیغمبران دی، د انسانیت د خدمت د پاره ئے رالیږلی دی۔ بلا رنگ و نسل او بلا مذهب مونږ له پکار دی چه مونږ د انسانیت خدمت اوکړو او هله به مو سبا خدائے اخرت ښه کوی، هله به مو په دنیا کښے خلق یادوی چه مونږ د انسانیت خدمت اوکړو۔ راځئ چه د انسانیت خدمت ته ملا اوتړو، په ایماندارئ اوتړو، په وفادارئ اوتړو او دا زما د پریس ملگری هم ناست دی، د دے مرگ د افسوس په ورځ زمونږ دا پیغام د اورسوی که زمونږ نه څه کوتاهی شوے وی، یا خدایه! هغه راته معاف کړے خو که د دے نه پس د چا نه کوتاهی کیږی نو دا به غټ کفر کوی، دا به ډیره بے ایمانی کوی، د دے نه پس پکار خو دا ده چه مونږ رشتیا دے خلقو ته اوښایو چه او دلته کښے واقعات راغلل او مونږ د هغے نه عبرت حاصل کړو۔ زه یو ځل بیا سپیکر صاحب، چه تاسو ماله دومره موقع راکړه، کیدے شی چه زه پخپله ډیر گنهگار یم او د گناه نه یو کس هم پاک نه دے خو د خپل خدائے نه طمع کول د خپلو گناهونو د معافئ او بل ته سمه لار ښودل، دا زمونږ د ټولو فریضه ده

او چه کله نه زما ځوئے شهید شوے دے ، رشتیا خبره دا ده جناب سپیکرصاحب! په Life کښے ډیرے په سړی باندے حادثے راځی، بعضے حادثه داسے وی چه هغه د سړی ژوند بدل کړی، زه ډیر په ایمان کله کله سوچ کوم نو زه وایمه چه کاش چه زه نن په دے دنیا کښے نه وے خو چه زما ځوئے وے خو نمبر خو د خدائے د طرف نه مقرر دے نو په دے بنیاد باندے زه خپل غم د دوئ په دے غم کښے نه شاملوم خو زه وایمه چه خدائے د چا ته غټ غم نه بنائی، د غټ غم نه مخکښے بدلیدل غواړی، د غمونو نه مخکښے په لاره راتلل غواړی او که سبا د خدائے پاک د طرف نه یو غټ امتحان راځی چه مونږ د عمل په بنیاد په هغے کښے سرخرو یو۔ زه یو ځل بیا ظاهر شاه چه زمونږ ډیر کلک ملگرے وو، ډیر خوږ ملگرے وو، که څه کمے بیشے وی یا خدایا! ته ئے هغه ته معاف کړے او یا خدایا د هغه لواحقینو ته صبر ورکړے۔ که گلستان وو ډیر خوږ سړے وو، ډیر صابر سړے وو، یا خدایه! که د هغه نه څه خطا شوے وی، هغه ورته معاف کړے او نور د هغه لواحقینو ته صبر ورکړے۔ د غه رنگ زمونږ کبیر ورور او داسے زمونږ ټول چه کوم وفات شوی وو، هغوی ټولو ته چه کوم دے صبر ورکړے او په دے گرانه سپیکر صاحب،زه به اجازت غواړم، مرگ شته دے د وطن د پاره قربانئ ته ځان ترل غواړی، مرگ شته دے ځان ژوندے ساتل غواړی د کردار په بنیاد او زه به د غنی خان دا شعر اووایم او بیا به اجازت غواړم، وائی:

- که خازے شنے مے په قبر وی ولاړے
  که غلام مړ یم راځئ تو کئ پرے لاړے
- که په خپلو وینو نه یم لامبیدلے
  په ما مه پلیتوئ د جماعت غاړے
- چه سورے سورے مے فوځ د دښمن نه کړی
  مورے ما پسے په کوم مخ به ته ژاړے
- یا به دا بے ننگه ملک باغ عدن کړم
  یا به کړم د پښتنو کوځے ویجاړے

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب خوشدل خان صاحب، آنریبل ڈپٹی سپیکر۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ(ڈپٹی سپیکر): بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ زما نه مخکښې ډیرو ښائسته مشرانو خبرے اوکړے او خاصکر بیا زمونږ ملګری میاں افتخار حسین چه کوم نصیحت آموز خبرے اترے اوکړے نو زمونږ د ټولو دا دعا ده چه په دغه نصیحت باندے مونږ پوره پوره عمل اوکړو او دا دواړه د دنیا د پاره، زمونږ د پاره یوه ښیګړه به اوشی۔ زه د ډپټی سپیکر او د هاؤسنګ کمیټئ د چیئرمین په حیثیت باندے چه کوم زمونږ خواړه ممبران زمونږ نه جدا شوی دی، ګلستان بیټنی صاحب او زمونږ ظاهر شاه نو کله به چه دوئ زما آفس ته راغلل، ریزولیوشن به ئے راوړو او یا څه پریویلج یا بل څه موشن به ئے راوړو نو په ډیر ښه طریقے سره به ملاویدل او همیشه ئے ما سره کوآپریشن کړے دے۔ دواړه ډیر خاکسار او ملنسار وو۔ بل چه کله به زه هاسټل ته لاړمه او زه به هلته کښے په خپل دفتر کښے کښیناستمه نو چه دے دواړو کښے کوم یو به موجود وو او په کوم بلاک کښے به ظاهر شاه وو او هغه ته به پته اولګیده چه ډپټی سپیکر صاحب راغلے دے نو ما له به راغلل سره د چائے، نو زه دا یو موقعه Avail کول غواړم چه هغوی کومه مینه ما سره کړے ده، کومه په هغوی کښے خاکساری وه، کوم محبت وو، کوم هغوی کښے عزت وو نو زه دا وایم چه الله پاک د، بلکه زه دا وایمه چه هغه به الله تعالیٰ بخښلی وی، هغه خدائے بخښونکی دی او زمونږ دا دعا ده چه الله تعالیٰ هغوی له جنت الفردوس ورکړی او چه کوم نور زمونږه ملګری په دیکښے مونږ سره موجود نه دی او وفات شوی دی یا د هغوی رشته داران، زمونږ دا په جمع دعا ده چه الله تعالیٰ د هغوی هم اوبخښی۔ انالله وانا الیه راجعون۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه۔ جی، مفتی کفایت الله صاحب۔ نه سردار بابک صاحب خو ناست دے، هغه سره خو به ظاهر شاه خان ډیرے ترسکونے خبرے کولے، هغه خو به هم د خپل عقیدت پیرزونے ورته پیش کوی کنه جی۔ څومره ترسکون ماحول به ئے درله ساتلو۔ عبدالاکبر خان تنګیږے به نه نن۔ جی، مفتی کفایت الله صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

؎ دل اکثر اداس رہتا ہے جانے کون آس پاس رہتا ہے

ے وہ تو غم دے کر بھول جاتے ہیں اور ہمیں احسان کا پاس رہتا ہے

جناب سپیکر، مجھے اندازہ ہے کہ پارلیمانی لیڈرز نے تفصیلی خطاب کر لیا اور ہمارا خیال یہ تھا کہ آج تو ہم جیسے غریبوں کو موقع نہیں ملے گا لیکن آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے موقع دے دیا۔ میں جناب وزیر صحت ظاہر شاہ صاحب کے چچا کا نام Add کرنا چاہتا ہوں اس تعزیتی ماحول میں کہ جہاں رکن اسمبلی ظاہر شاہ صاحب کی بات ہو رہی ہے اور جہاں حاجی گلستان صاحب کی بات ہو رہی ہے اور جہاں کبیر خان کی بات ہو رہی ہے تو ہمارے Colleague ہیں اور ان کے چچا وفات ہو گئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کیلئے بھی وہی تعزیتی الفاظ ادا کئے جائیں تاکہ انکی حوصلہ افزائی ہو جائے اور انکے لواحقین کیلئے بھی میں انہی جذبات کا ذکر کرتا ہوں جس طرح دیگر ساتھیوں کیلئے کر دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری اس اسمبلی سے بہت سارے ساتھی ہم سے چلے گئے ہیں اور تعداد اگر میں ٹھیک گنتا ہوں تو اس کی تعداد سات ہے، اختر نواز خان مرحوم، حاجی عالم زیب خان، جناب افتخار شاگئی صاحب، جناب ڈاکٹر شمشیر علی، جناب پیر خالد رضا زکوڑی صاحب اور حاجی گلستان مرحوم اور حاجی محمد ظاہر شاہ۔ میرے تمام Colleagues یہ بتا رہے ہیں کہ کسی بھی سیشن کے اندر اتنے زیادہ لوگ فوت نہیں ہوئے تو اس اسمبلی کو ایک دکھی اسمبلی کہا جا سکتا ہے اور ایک غمزدہ اسمبلی کہا جا سکتا ہے کہ ہم سے بہت سارے Colleagues تشریف لے گئے ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جناب حاجی ظاہر شاہ صاحب کا تعلق مسلم لیگ (ق) سے تھا اور حاجی گلستان صاحب کا تعلق جمعیت علماء اسلام سے تھا لیکن بطور رکن اسمبلی وہ دونوں ہمارے بھائی تھے اور ہم اس میں کسی قسم کا فرق نہیں کر سکتے۔ ظاہر شاہ صاحب چار دفعہ رکن اسمبلی منتخب ہوئے ہیں، تبلیغی جماعت میں دو چار مہینے انہوں نے لگائے ہیں، وہاں پر اعمال کی محنت کی ہے، کتنی دفعہ اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر روئے ہونگے اور عوام کی خدمت تو ہر ایک ایم پی اے کرتا ہے، صوم والصلواۃ کے پابند تھے اور میں اس کا گواہ ہوں کہ وہ ساتھی جو ایم پی اے ہاسٹل میں رہتے ہیں اور فجر کی نماز وہ باقاعدگی سے جو ادا کرتے ہیں، اس میں حاجی ظاہر شاہ صاحب ماشاء اللہ بہت زیادہ پابند تھے اور جو کراچی میں امن کمیٹی کا ذکر کیا گیا، حاجی قلندر خان صاحب نے کیا، میں بھی اس کا گواہ ہوں، اس وقت میں بھی کراچی میں تھا، ان تمام باتوں کا تعلق حقوق العباد سے ہے جی اور میں ایک بات اور بھی Add کرنا چاہتا ہوں کہ ظاہر شاہ صاحب کی بات ہو یا حاجی گلستان کی بات ہو، ہم لوگ جو سیاسی کلب کے لوگ ہوتے ہیں، ہماری پارٹیاں مختلف ہوتی ہیں لیکن طبقے کے لحاظ سے ہم ایک ہوتے ہیں۔ حاجی گلستان صاحب کے جنازے میں

میں گیا تھا جی، میں حاجی صاحب کے بارے میں جو الفاظ کہنا چاہتا ہوں، آپ سب بخوبی واقف ہیں، پختہ وابستگی رکھنے والے حاجی صاحب ایک بہادر اور غیر تمند قوم اور بیٹنی قوم کے وہ سربراہ تھے اور جب میں انکے جنازے میں شرکت کیلئے گیا تو مجھے وہاں لوگ ملے جو زار وقطار رو رہے تھے اور میں حیران تھا کہ اس طرح وہ چیخ چیخ کر رو رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اتنی محبت دی ہے کہ اس محبت کی وجہ سے ظاہر ہے لوگ اسکے پیچھے روتے ہیں۔ ہمارا تعلق حقوق العباد سے ہے، یہ بات ٹھیک ہے کہ اگر ہم دیانت کے ساتھ خدمت کریں تو اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مغفرت فرمائے گا، یہ بات بالکل ٹھیک ہے لیکن یہ بات بھی ضروری ہے کہ دیانت کیساتھ جو خدمت ہوتی ہے، اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ آج کا دن میرے خیال میں اس بات کا نہیں ہے، آپ نے اسمبلی کے سیشن کو چلانا ہے اور آگے بھی چلانا ہے۔ قاری صاحب نے جو آج تلاوت کی ہے، میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے وہی آیتیں پڑھی ہیں جو آج اس ماحول کے لئے مناسب تھیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے ترجمہ کیوں نہیں کیا؟ اگر وہ ترجمہ کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ " كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ ۖ"۔ (ترجمہ): ہر ایک ذی روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور تمہارے اجور یا ثواب وہ تمھیں ملیں گے۔ " فَمَن زُحْزِحَ عَنِ ٱلنَّارِ وَأُدْخِلَ ٱلْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ"۔ (ترجمہ): اور جس کو آگ سے بچایا گیا تو وہی کامیابی ہے۔ "وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا مَتَـٰعُ ٱلْغُرُورِ"۔ (ترجمہ): اور جو دنیا کی زندگی ہے وہ غرور کے متاع کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ آیت میں اسلئے Quote کرتا ہوں جناب سپیکر، کہ ہم دنیا کے اندر بھول جاتے ہیں، بہت سارے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں، ہم ان سے ملتے ہیں، ایک رش کے اندر پھنسے ہوئے ہوتے ہیں، ہمیں یہ موقع نہیں ملتا کہ ہم اپنی موت کو یاد کریں اور جب لوگ ہمارے پاس آتے ہیں تو ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم کس طرح لوگوں کی عزت کریں، ان کے مسائل حل کریں، وہ ہم سے ناراض نہ ہوں اور کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ نماز کا وقت ہوتا ہے اور بہت سارے ایسے ساتھی بھی ہوتے ہیں کہ وہ نماز کیلئے چلے جاتے ہیں لیکن بہت سارے ساتھی بیٹھے رہتے ہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جب یہ ساتھی ہمارے ساتھ Colleagues تھے اور چلے گئے تو پھر ہمیں بھی جانا ہے، میرے پیش رو مقرر میاں افتخار صاحب نے آج عیسیٰؑ کی بہت ساری باتیں کی ہیں۔ دسمبر آ رہا ہے اور پچیس دسمبر کو ظاہر ہے عیسیٰؑ کا ذکر ہوگا۔ میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن جناب نبی کریم ﷺ کی شریعت جو تمام شریعتوں کیلئے ناصح ہے اور اللہ تعالیٰ نے جتنی محبت جناب نبی کریم ﷺ سے کی ہے وہ کسی سے نہیں کی ہے۔ اب انکی شریعت کیا ہے؟ کہ وہ پیدا

ہوئے اور پیدا ہونے کے بعد وہ فوت ہو گئے، تو جب آپ ﷺ بہت زیادہ محبوب ہیں اللہ تعالیٰ کو اور اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے، وہی موت دیتا ہے اور وہی حیات دیتا ہے اور وہ اپنے محبوب کو وہ ذائقہ چکھاتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی آدمی نے یہاں نہیں رہنا، عربی کے ایک شاعر نے کہا ہے (عربی) نبی ﷺ کی موت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی عاجز نہیں کر سکتا (عربی) اگر دنیا میں کسی کو رہنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے رسول ہمیشہ کیلئے رہتے، جب آپ نہیں رہے تو یہ بات ہے کہ کوئی بھی آدمی نہیں رہ سکتا اور یہ دنیا کا قانون ہے کہ پہلے والے جاتے ہیں تو اور آتے ہیں لیکن یہ ہمارے لئے عبرت ہے۔ اگر آج دو ساتھیوں کی وفات پر اور سات ساتھیوں کے ذکر پر ہمیں عبرت نہیں ملتی تو جناب سپیکر، ہمیں عبرت کیلئے پھر کیا ڈھونڈنا چاہیئے؟ مجھے یہ بات بھی نہیں معلوم کہ آج کے دن ہمیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ سابقہ غلطیوں کو ہم نہیں دہرائیں گے اور انشاء اللہ العزیز ہم اللہ تعالیٰ کی بات مان کر چلیں گے، ایک ذرا سا وہ کام نہیں کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور یہ بھی عہد کرنا چاہیئے کہ ہمیں حقوق العباد کے اندر لوگوں کی خدمت کرنی چاہیئے اور لوگوں کی خدمت دیانت سے کرنی چاہیئے۔ اگر آج کے دن ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم کوئی عہد کر لیں، کوئی عبرت کی بات کر لیں، اپنے آپ کو سنوار لیں، صرف بات نہیں، عمل کے ذریعے سنوار لیں تو مجھے امید ہے انشاء اللہ کہ ان کی موت سے ہم عبرت حاصل کر لیں گے۔ اگر آج حکومت کا ایک آدمی یہ کہتا ہے کہ کرپشن نہیں ہونی چاہیئے، خیانت نہیں ہونی چاہیئے تو یہ ہمارے لئے بہت زیادہ خوشی کی بات ہے، میں اس کو خوش آمدید کہتا ہوں، ہم اپوزیشن میں رہتے ہیں اور انشاء اللہ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہم تو ڈھائی سال پہلے چیخ رہے تھے کہ ہمیں ایسا پاک معاشرہ چاہیئے جس کے اندر خیانت نہ ہو لیکن اگر آج بھی آپ سمجھتے ہیں تو صبح کا بھولا ہوا اگر رات کو واپس آتا ہے تو اس کو بھولا ہوا نہیں کہتے، آپ ایک قدم اٹھائیں گے تو ہم دو قدم اٹھائیں گے اور آپ چل کر آئیں گے انشاء اللہ اس برائی کو ختم کرنے کیلئے، ہم اس برائی کو ختم کرنے کیلئے دوڑ کر آئیں گے اور مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ کرپشن کا یہ Freak یا کرپشن کا جو بھوت ہے، وہ صرف حکومت ختم نہیں کر سکتی یا صرف اپوزیشن ختم نہیں کر سکتی، قوم کو مل کر چلنا ہوگا، مجھے امید ہے کہ یہ تمام اپوزیشن جماعتیں اس میں ایک ساتھ ہونگی۔ آج سوگوار ماحول ہے، اس سوگوار ماحول میں، میں نے ان دونوں ساتھیوں کیلئے نذرانہ کیا ہے اور ساتھ حاجی کبیر خان اور جناب ظاہر شاہ صاحب کیلئے بھی میں ایک شعر پڑھتا ہوں اور اس کے بعد میں آپ سے اجازت مانگتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے نازک موقع پر مجھے موقع دیا اور وہ شعر یہ ہے کہ:

ے   بچھڑا وہ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی   ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، بہت شکریہ۔ آنریبل ظاہر علی شاہ صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ حاجی ظاہر شاہ صاحب اور گلستان صاحب اور ڈاکٹر کبیر خان صاحب کے حوالے سے جو آج باتیں ہوئیں، سب دوستوں نے، Colleagues نے اسکے بارے میں ذکر کیا، میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ تمام، آپ کی وساطت سے، میں آپ سے بھی درخواست کروں گا کہ اس اسمبلی میں ان کیلئے ایک ختم قرآن شریف کے دن کا تعین کیا جائے اور وہ پڑھ کے ان کی روح کو، ان تمام کی روح کو ایصال ثواب بھیجی جائے تو میرا خیال ہے یہ سب باتوں سے افضل بات ہو گی اور ان کو اس چیز کا کوئی فائدہ بھی پہنچے گا۔ جہاں تک ان کی زندگی اور کردار کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ جتنے لوگوں نے باتیں کی ہیں، ان کے حوالے سے، ان کا اپنا ایک کردار تھا دونوں ہمارے ساتھیوں کا اور میں تو جناب سپیکر صاحب، اے آر وائی والوں کا، جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ میں تو اے آر وائی ٹیلی ویژن کا کوئی زیادہ ہی مشکور ہوں کہ جس دن حاجی ظاہر شاہ صاحب کی فوتگی ہوئی تو اس دن انہوں نے سٹیکر چلایا نیچے ان کا اور تصویر اوپر میری دے دی تو جہاں تک اے آر وائی کا تعلق ہے تو میں ان کا بھی زیادہ شکر گزار ہوں کہ مجھے وہ اپنے ٹائم سے پہلے رخصت کر چکے ہیں تو یہ میری درخواست ہے، ان کے حوالے سے جی میری آپ سے درخواست ہے کہ ان کیلئے ختم قرآن شریف کا اسی اسمبلی میں انعقاد کیا جائے اور اسکے ساتھ ساتھ یہ اس سے Relevant بات تو نہیں ہے لیکن میری آپ سے درخواست ہے کہ آج پھر پشاور میں جو باہر اسمبلی کی روڈیں ہیں، ان کو بند کیا گیا ہے اور پھر آج لوگ تکلیف میں ہیں، میں آپ سے ایک درخواست کروں گا کہ دیکھیں اگر یہ لوگ تکلیف میں ہیں اور ہماری زندگی بچتی ہے تو ہمیں اس زندگی کی ضرورت نہیں ہے، ہماری زندگی ان لوگوں کیلئے ہے، اگر ان کیلئے ہم تکلیف کا باعث بنتے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ ہم پھر ان کیلئے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اسی عوام کی تکلیف کو ختم کرنے کیلئے یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور انہی کو ہم نے تکلیف میں ڈالا ہوا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ روڈوں کو کھولا جائے تاکہ یہ لوگ جو ہیں اپنے گھروں کو، ہر وقت رش کا ٹائم ہوتا ہے پشاور میں ویسے بھی رش کا مسئلہ ہے اور اسکے ساتھ اس مسئلے کو اور بھی گھمبیر کیا جاتا ہے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ میں ایک گزارش کرتا ہوں کہ روڈ تو حکومت کا کام ہے، ہماری طرف سے تو کوئی بندش نہیں۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، بشیر بلور صاحب! دا تاسو نه لږه ښتنه کومه نو د مازیگر د مونځ ټائم قضاء کیږی بلکه قضاء شو۔

سینئر وزیر (بلدیات): نه نه ،بس سر، یو منټ اخلم جی۔

جناب سپیکر: قضاء کیږی، مونځ قضاء کیږی جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): یو منټ عرض کومه، هم دغه شان مونځ قضاء کیدو د وجه مونږ خپلو کښې پارلیمانی پارټئ لیډرانو د اړخه ریکویسټ تاسو ته کوؤ چه دا ټائم چه دے ، دا مهربانی اوکړئ د ورځے ټائم ئے کړئ او دا زه تاسو ته نه، زه د خپل حکومت پولیس ته هدایت کوم چه سبا نه یو روډ به هم نه بندوئ او ټول روډونه به کهلاؤ وی چه چا روډ بند کړو نو هغه به دلته نه پاتے کیږی (تالیاں) مخکښے هم ما اعلان کړے وو دلته چه دا روډونه به نه بندوئ، ولے زه افسوس کوم چه دلته څوک ناست وی، ډی آئی جی یا څوک که نه وی نو زه هغوی ته دا وینا کوم چه بیا چا دا روډ بند کړو نو بیا به دلته دے پیښور کښے به هغه ډیوټی نه کوی۔ دا څه طریقه ده چه مونږ دلته اعلان اوکړو او دوئ په اعلان باندے عمل نه کوی؟ (تالیاں) چه څوک نه کوی، مونږ به په هغوی باندے سخت ایکشن اخلو، د دے د پاره زه ریکویسټ کوم چه روډ د نه بندوی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ دا د دے ټائمنګز خو د ګورنمنټ د طرف نه دا درے بجے هم تاسو مونږ ته رالیږلے وو نو مونږ درے بجے ایښودے دے ، اوس د دے د پاره خو ما خصوصاً د پارلیمانی پارټو، ستاسو د مشرانو پرون اجلاس مے هم راغوښتے وو خو نه پوهیږم چه ډیره کمه حاضری پکښے اوشوه بلکه هډو لیډران صاحبان یو هم رانغلو یعنی ستاسو په طبیعت باندے مونږ چلیږو او ستاسو په مشوره ټائمونه هم ایږدو او د ټریفک او دا ټول۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! تاسو بالکل بے غمه اوسئ، دا زمونږ ذمه داری ده او مونږ به ئے کوؤ۔

جناب سپیکر: ښه جی۔ ظاهر شاه صاحب! تاسو د ختم قرآن دا یو خبره اوکړه نو دا کله ،نن کوؤ که بله ورځ د پاره ئے کړو؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! مونږ پارلیمانی لیډرانو پخپلو کښے صلاح کړے ده چه داسے دس بجے تاسو ټائمنګ اوکړئ جی۔

جناب سپیکر: ښه جی، د پیر په ورځ بیا به تاسو داسے کوئ جی چه لس بجے به وختی راځئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ٹهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: لس بجے به اول ختم قرآن کوؤ او بیا د هغے نه پس به د اسمبلئ اجلاس چلوؤ نو د پیر ورځ شپږم د سمبر لس بجے پورے دا اجلاس ملتوی کوؤ۔ تهینک یو جی۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 6 دسمبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)